ساجد حمید

کیا گوہ حرام ہے؟

—— ۲ ——

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

انٰ خالد بن الولید، الذی یقال له سیف اللّٰه، قال: انه دخل مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم علی میمونة، وهی خالته وخالة بن عباس، فوجد عندها ضبا محنوذا، قدمت به اختها حفیدة بنت الحارث من نجد. فقدمت الضب لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، وکان قلما یقدم یده لطعام حتی یحدث به ویسمی له.

فاهوی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یده الی الضب. فقالت امراة من النسوة الحضور: اخبرن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما قد متن له. هو الضب یا رسول اللّٰه. فرفع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یده عن الضب.

فقال خالد بن الولید: احرام الضب یا رسول اللّٰه؟ قال: لا ولکن لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه.

قال خالد: فاجتررته فاكلته، ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر الى [فلم ينهنى[۲]].

''خالد بن ولید، جنھیں سیف اللہ کا لقب ملا، کہتے ہیں کہ ایک دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ جو خالد اور ابن عباس کی خالہ تھیں۔ ان کے پاس بھنی ہوئی گوہ (سوسمار) دیکھی جو انھیں ان کی بہن حفیدہ بنت حارث نے نجد سے بھیجی تھی۔ انھوں نے یہ گوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی۔ کم ہی ہوتا تھا کہ آپ کسی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائیں، اور آپ کو یہ نہ بتایا جائے کہ یہ کھانا کیسا ہے اور یہ کہ کیا پکا ہوا ہے۔

آپ نے اسے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو موجود خواتین میں سے کسی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ تم نے کیا کھانے کو پیش کیا ہے۔ (لوگوں نے آپ کو بتایا) یارسول اللہ یہ گوہ ہے۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ گوہ والے کھانے سے اٹھا لیا۔

خالد بن ولید کہتے ہیں، میں نے پوچھا: رسول اللہ، کیا گوہ حرام ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں، مگر میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی (کھائی نہیں جاتی)۔ اس لیے میں اس سے طبیعت میں ابا محسوس کر کے چھوڑ رہا ہوں۔

خالد کہتے ہیں: میں نے اس کھانے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھا لیا، جب میں کھا رہا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ رہے تھے، مگر آپ نے مجھے روکا نہیں۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

ترجمے کے حواشی

۱۔ اس مضمون کی تمام روایات سے تین اصولی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ آپ نے گوہ کے باب میں اصلاً خاموشی اختیار کی ہے۔ اور فرمایا ہے: میں نہ اسے حرام کرتا ہوں اور نہ خود کھاتا ہوں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ گوہ ایسے جانوروں میں سے ہے جس کا الحاق متعین طور پر انعام کے ساتھ یا درندوں

کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو آپ اسے حرام یا حلال قرار دے دیتے۔

۲۔ آپ نے خود نہیں کھائی اور فرمایا 'أنی أعافه' میں اسے گھن آنے کی بنا پر نہیں کھا رہا ہوں۔ اس سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ جن چیزوں کو ہم احکام شریعت کے تحت لانے میں متردد ہوں، ان میں فیصلہ کن چیز آدمی کی فطرت کی ابا و گریز ہے۔ دوسری علت بو ہے، اس صورت میں نماز کے اوقات کے آس پاس اس کے کھانے میں احتیاط برتنا ہوگی۔

۳۔ آپ نے خود نہیں کھائی، مگر جس نے کھائی اسے کھانے دی۔ اس سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ چونکہ اسے انعام اور غیر انعام کے تحت درجہ بندی میں لانا ممکن نہیں ہے، اس لیے اس کے بارے میں انسان آزاد ہیں، وہ اگر کھا سکتے ہوں تو کھا لیں۔ البتہ آپ کے اپنے عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسے متردد امور میں گریز ہی بہتر ہے۔

متن کے حواشی

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

۱۔ یہ روایت بخاری، رقم ۵۰۷۶ سے لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت کچھ کمی بیشی کے ساتھ درج ذیل کتب میں آئی ہے: بخاری، رقم ۵۰۸۵، ۵۲۱۷، سنن ابی داؤد، رقم ۳۰۷۳، ۳۷۹۴، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۳، ۵۲۶۷، سنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۹، ۴۸۲۸، مسند احمد، رقم ۱۹۷۸، ۳۰۶۸، ۱۶۸۵۸، ۱۶۸۵۹، ۱۶۸۶۱، ۲۶۸۵۷، ۸۴۴۴، ۸، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۱۹۶، تا ۱۹۱۹۹، ۱۹۲۰۲، ابن ماجہ، رقم ۳۲۴۱، الدارمی، رقم ۲۰۱۷، النسائی، رقم ۴۳۱۶، ۴۳۱۷، مصنف عبد الرزاق، رقم ۸۶۷۱، ۸۶۷۵، ۸۶۷۶، صحیح مسلم، رقم (۳)۱۹۴۵، (۲)۱۹۴۶، مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۰۸۴، موطا امام مالک، رقم ۱۷۳۸، ۱۷۳۷، المسند، رقم ۴۸۲۔

یہی روایت ایک دوسرے واقعے کی شکل میں ان مقامات پر وارد ہوئی ہے، اس پر الگ روایت کا گمان ہوتا ہے، مگر حقیقت میں یہی روایت ہے: صحیح مسلم، رقم (۲)۱۹۴۴، صحیح بخاری، رقم ۶۸۳۹، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۴، مسند احمد، رقم ۵۵۶۵، ۶۲۱۳، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۱۹۵۔

یہی روایت ایک شادی کے حوالے سے ان مقامات پر آئی ہے۔ اس پر بھی الگ روایت کا گمان ہوتا ہے، مگر حقیقت میں یہی روایت ہے: مسلم، رقم ۱۹۴۸، مسند احمد، رقم ۳۲۱۹، ۳۰۰۹، ۲۶۸۴، سنن بیہقی، رقم ۱۹۲۰۰۔

یہی روایت مختصر انداز میں درج ذیل مقامات پر آئی ہے، اس پر بھی الگ روایت کا گمان ہوتا ہے، مگر حقیقت میں یہی روایت ہے: صحیح بخاری، رقم ۲۴۳۶، ۵۰۷۴، ۵۰۸۷، ۶۹۲۵، صحیح مسلم، رقم ۱۹۴۷، سنن ابی داؤد، رقم ۳۷۹۳، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۲۱، ۵۲۲۳، مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۳۳۵، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۳۰، ۴۸۳۱، ۶۶۲۷، ۶۷۰۰،

مسند احمد، رقم ۲۲۹۹، ۲۳۵۴، ۲۵۶۹، ۲۹۶۲، ۳۰۴۱، ۳۱۶۳، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۲۰۱، سنن النسائی، رقم ۴۳۱۸، ۴۳۱۹۔

بعض روایتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالد بن ولید کے میمونہ کے گھر آنے کا قصہ بیان نہیں ہوا، جیسے صحیح بخاری، رقم ۵۰۸۵، صحیح مسلم، رقم ۱۹۴۵، مسند احمد، رقم ۳۰۶۸، ابن ماجہ، رقم ۳۲۴۱، النسائی، رقم ۴۳۱۶، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۵، ۸۶۷۱، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۸۔

بعض روایتوں میں خالد بن ولید کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی کا بھی ذکر ہے: مسند احمد، رقم ۱۶۸۵۹، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۳، ۵۲۶۷، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۹۔

صحیح بخاری، رقم ۵۰۸۵، ابن ماجہ، رقم ۳۲۴۱، النسائی، رقم ۴۳۱۶، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۸ میں 'ضبا محنوذا' کی جگہ 'بضب مشوی' کے الفاظ آئے ہیں، دونوں کے معنی بھنی ہوئی گوہ کے ہوں گے۔ مسلم، رقم ۱۹۴۵، بخاری، رقم ۵۰۸۵، مسند احمد، رقم ۳۰۶۸، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۱ میں 'بضبین مشوین' (دو بھنی ہوئی گوہ) کے الفاظ آئے ہیں۔ موطا امام مالک، رقم ۱۷۳۷ میں 'ضب' کی جمع 'ضباب' استعمال ہوا ہے۔

'وکان قلما یقدم یدہ لطعام حتی یحدث بہ ویسمی لہ' (کم ہی ہوتا تھا کہ آپ کسی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائیں، اور آپ کو یہ نہ بتایا جائے کہ یہ کھانا کیسا ہے اور کیا پکا ہوا ہے) والا جملہ اکثر روایتوں میں نہیں آیا، مثلاً بخاری، رقم ۵۰۸۵، مسلم، رقم ۱۹۴۵ وغیرہ۔ البتہ مسلم، رقم ۱۹۴۶ میں یہ جملہ مختلف الفاظ کے ساتھ یوں آیا ہے: 'وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یأکل شیئا حتی یعلم ما ھو' (آپ اس وقت تک کوئی چیز نہ کھاتے جب تک کہ جان نہ لیتے کہ کیا پکا ہوا ہے)۔

صحیح بخاری، رقم ۵۰۸۵، مسند احمد، رقم ۳۰۶۸، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۱ میں 'فقالت امراۃ من النسوۃ الحضور: اخبرن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما قدمتن لہ ھو الضب یا رسول اللّٰہ. فرفع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدہ عن الضب' (تو موجود خواتین میں سے کسی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ تم نے کیا کھانے کو پیش کیا ہے۔ (لوگوں نے آپ کو بتایا) یا رسول اللہ یہ گوہ ہے۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ گوہ والے کھانے سے اٹھا لیا) کے بجائے 'فقیل لہ انہ ضب فامسك یدہ' (تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے اپنے ہاتھ روک لیے) کے الفاظ آئے ہیں۔ بخاری، رقم ۵۲۱۷ میں اس کے الفاظ یوں ہیں: 'فقال بعض النسوۃ أخبروا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بما یرید أن یأکل' کسی عورت

www.javedahmadghamidi.com www.ghamidi.net

نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تو بتا دو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ سنن ابی داؤد، رقم ۳۷۹۴، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۳، میں 'بعض النسوة' (ایک عورت) کے بعد 'اللاتی فی بیت میمونة' (ان عورتوں میں سے جو میمونہ کے گھر میں تھیں) کے الفاظ آئے ہیں۔ صحیح مسلم، رقم ۱۹۴۵، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۷ میں 'النسوة' سے پہلے 'بعض' کا لفظ نہیں ہے، یعنی جملہ بس یہ ہے: 'فقالت النسوة اللاتی فی بیت میمونة أخبروا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بما یرید أن یأكل' (میمونہ کے گھر میں موجود عورتوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ وہ کیا کھایا چاہتے ہیں)۔ صحیح مسلم، رقم ۱۹۴۶ میں یہ جملہ تھوڑے سے فرق کے ساتھ یوں ہے: 'فقالت امراة من النسوة الحضور اخبرن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بما قدمتن له قلن هو الضب یا رسول اللّٰه فرفع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یده' (تو موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ تم رسول اللہ کو بتاؤ کہ تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانے کو کیا پیش کیا ہے، تو ان عورتوں نے بتایا کہ یہ گوہ ہے تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے)۔ مسند احمد، رقم ۲۶۸۵۷ میں یہ جملہ یوں ہے: 'ألا تخبرین رسول اللّٰه ما یأكل فأخبرته انه لحم ضب' کیا (اے میمونہ) تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتاؤ گی کہ وہ کیا کھانے والے ہیں؟ تو میں نے آپ کو بتایا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے)۔ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۱۹۹ میں یہ جملہ یوں ہے: 'فقالت میمونة أخبروا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما هو، فلما اخبر تركه' (میمونہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کو یہ کیا ہے۔ جب آپ کو بتایا گیا تو آپ نے اسے کھانا چھوڑ دیا)۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۴۱، النسائی، رقم ۴۳۱۶، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۸ میں یہ جملہ یوں ہے: 'فقال له من حضره یا رسول اللّٰه إنه لحم ضب فرفع یده' (جو لوگ وہاں تھے انھوں نے آپ کو بتایا کہ اے رسول اللہ، یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا)۔

'فقال خالد بن الولید: احرام الضب یا رسول اللّٰه قال لا ولكن لم یكن بارض قومی فاجدنی اعافه' (خالد بن ولید نے پوچھا: رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر میری قوم کے علاقے میں نہیں ہوتی (کھائی نہیں جاتی)۔ اس لیے میں اس سے طبیعت میں ابا محسوس کر کے چھوڑ رہا ہوں) کے بجائے سنن الکبریٰ، رقم ۴۸۲۹، مسند احمد، رقم ۱۶۸۵۸، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ان الفاظ میں نقل ہوا ہے: 'لا ولكنه طعام لیس فی أرض قومی ...' (نہیں یہ حرام نہیں لیکن یہ کھانا میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا...)۔ اس مکالمے کی جگہ مصنف عبد الرزاق، رقم ۸۶۷۵ میں روایت یوں ہے: 'اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بلحم ضب فقال لم يكن ابی - او ابائی - یاکلونه قال خالد بن الولید لکن ابی قد کان یاکله قال فاکل منه خالد والنبی صلی اللّٰه علیه وسلم ینظر الیه‘ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوہ کا گوشت کھانے کو دیا گیا، تو آپ نے فرمایا میرے آباواجداد نے یہ کبھی نہیں کھایا، خالد بن ولید نے کہا، میرے والد کبھی کبھی کھا لیتے تھے، چنانچہ خالد بن ولید نے کھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے)۔

ان تمام روایتوں میں گوہ کھانے سے انکار کا سبب آپ نے یہ بتایا ہے کہ یہ جانور ہمارے علاقے میں نہیں کھایا جاتا۔ اس لیے میں اس سے طبعی ابا محسوس کرتا ہوں۔ لیکن موطا کی ایک روایت میں فرشتوں کی آمد کو اس کی علت بتایا گیا ہے۔ یہ روایت امام مالک نے اپنی موطا، رقم ۱۷۳۷ میں یوں نقل کی ہے:

عن سلیمان بن یسار انه قال دخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بیت میمونة بنت الحارث فاذا ضباب فیها بیض ومعه عبد اللّٰه بن عباس وخالد بن الولید فقال من این لکم هذا فقالت اهدته لی اختی هزیلة بنت الحارث فقال لعبد اللّٰه بن عباس وخالد بن الولید کلا فقالا او لا تاکل انت یا رسول اللّٰه فقال انی تحضرنی من اللّٰه حاضرة قالت میمونة انسقیك یا رسول اللّٰه من لبن عندنا فقال نعم فلما شرب قال من این لکم هذا فقالت اهدته لی اختی هزیلة فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ارایتك جاریتك التی کنت استامرتینی فی عتقها اعطیها اختك وصلی بها رحمك ترعی علیها فانه خیر لك.

’’سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ بنت حارث کے گھر تشریف لے گئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ گوہ کا گوشت پکا ہوا ہے، جس میں انڈے بھی ڈالے گئے ہیں۔ آپ کے ساتھ عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید بھی تھے۔ آپ نے پوچھا یہ سب تمھارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ تو میمونہ نے کہا، یہ میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے تحفہ میں بھیجا ہے۔ آپ نے خالد بن ولید اور ابن عباس سے کہا کھاؤ، تو دونوں نے کہا: کیا آپ نہیں کھائیں گے؟ آپ نے فرمایا: میں وہ شخص ہوں جس کے پاس خدا کی طرف سے آنے والے (یعنی فرشتے) آتے ہیں۔ یہ سن کر میمونہ نے پوچھا: کیا میں آپ کو دودھ پینے کے لیے دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ جب آپ نے دودھ پی لیا تو آپ نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا تھا؟ انھوں نے کہا: یہ بھی میری بہن ہزیلہ نے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: (آپ نے تحائف بھیجنے کے اس عمل سے متاثر ہو کر کہا) کیا خیال ہے، جس لونڈی

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

کے بارے میں تم آزاد کرنے کا مشورہ مجھ سے کرتی رہی ہو، وہ اپنی بہن کو دے کر صلہ رحمی کرو، وہ اس کی بکریاں چرائے گی۔ اور یہ چیز تمھارے لیے بہتر رہے گی۔‘‘

مراد یہ ہوئی کہ اس کے گوشت سے ناگوار بو آتی ہوگی، جس کی وجہ سے آپ نے اسے کھانے سے گریز کیا، تاکہ اگر خدا کا پیغام لے کر فرشتے آئیں تو انھیں آپ سے کسی قسم کی اذیت نہ پہنچے۔

مسند ابو یعلیٰ، رقم ۷۰۸۴ میں خالد بن ولید یا ابن عباس کے بجائے دو نجدی لوگوں کی آمد اور گوہ کھانے کا قصہ نقل ہوا ہے:

عن میمونة قالت اهدی لنا ضب قالت فاتاها رجلان من قومها فامرت به فصنع ثم قرّبته الیهما قالت فجاء نی النبی صلی اللّٰه علیه و سلم وهما یاکلان فرحب بهما ثم اخذ یاکل فلما اخذ اللقمة الی فیه قال ما هذا قالت ضب اهدی لنا قالت فوضع اللقمة فاراد الرجلان ان یطرحا ما فی افواههما فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم لا تفعلا انکم اهل نجد تاکلونها و انا اهل تهامة نعافها.

’’سیدہ میمونہ کہتی ہیں کہ ہمیں ایک گوہ ہدیہ میں بھیجی گئی، اسی اثنا میں ان کی قوم سے دو آدمی ان سے ملنے آئے۔ انھیں گوہ پکانے کو کہا گیا تو انھوں نے گوہ پکائی اور ان کو پیش کی۔ میمونہ کہتی ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب آئے تو وہ دونوں گوہ کھا رہے تھے۔ آپ نے دونوں کو آنے پر خوش آمدید کہا۔ اور کھانے میں شریک ہو گئے۔ جب آپ نے لقمہ لیا اور منہ کے پاس لے گئے تو آپ نے پوچھا یہ کیا سالن ہے؟ میمونہ نے کہا یہ گوہ ہے، ہدیے میں آئی تھی۔ آپ نے لقمہ واپس رکھ دیا۔ آپ کو دیکھ کر ان دونوں آدمیوں نے چاہا کہ وہ بھی منہ میں سے کھانے کو نکال پھینکیں (یہ دیکھ کر) آپ نے ان سے کہا: ایسا نہیں کرو، تم اہل نجد گوہ کھا لیتے ہو، ہم تہامہ کے رہنے والے اس سے ابا محسوس کرتے ہیں۔‘‘

بعض روایتوں میں اسی واقعے کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

عن العنبری قال قال لی شعبة أرأیت

’’عنبری کہتے ہیں کہ شعبہ نے مجھے حسن بصری کی

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

حدیث الحسن عن النبی صلی اللّٰه علیہ وسلم، وقاعدت بن عمر قریبا من سنتین أو سنۃ و نصف فلم أسمعه یحدث عن النبی غیر ھذا. قال: کان ناس من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فیھم سعد فذھبوا یاکلون من لحم فنادتھم امراۃ من بعض ازواج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه لحم ضب فامسکوا فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کلوا او اطعموا فانه حلال او قال لا باس به شك فیه ولکنه لیس من طعامی.

کثرت روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: دیکھو یہ کتنی حدیثوں کی حکایت کرتے ہیں، جبکہ میں دو یا ڈیڑھ سال تک ابن عمر کے ساتھ بیٹھتا رہا تو انھوں نے بس یہی ایک حدیث سنائی کہ صحابہ میں سے کچھ لوگ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں) تھے جن میں سعد بھی تھے، یہ سب کسی قسم کا گوشت کھاتے چلے جا رہے تھے۔ اتنے میں ازواج نبی میں سے کسی نے پکار کر کہا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ تو سب نے ہاتھ روک دیے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ، یا (کہا:) تناول کرو کیونکہ یہ حلال ہے۔ یا راوی کو شک ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے۔''

(بخاری، رقم ۶۸۳۹)

یہ الفاظ صحیح بخاری، رقم ۶۸۳۹ کے ہیں، کچھ اختلافات کے ساتھ یہ قصہ ان مقامات پر آیا ہے: صحیح مسلم، رقم (۲) ۱۹۴۴، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۶۴، مسند احمد، رقم ۵۵۶۵، ۶۲۱۳، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۱۹۵۔

سنن ابی داؤد کی روایت ۳۷۳۰، مسند احمد، رقم ۱۹۷۸، المسند، رقم ۴۸۲، مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۶ میں یہ واقعہ کچھ اور انداز سے سامنے آتا ہے:

عن بن عباس قال: کنت فی بیت میمونة فدخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ومعه خالد بن الولید فجاؤوا بضبین مشویین علی ثمامتین فتبزق رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال خالد اخالك تقذرہ یا رسول اللّٰه قال اجل ثم اتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه

''ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں میمونہ کے گھر میں تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کے ساتھ خالد بن ولید بھی تھے، لوگ بھنی ہوئی دو گوہ دو لکڑیوں پر ڈال کر لائے۔ آپ نے دیکھتے ہی کراہت سے آخ تھو کیا۔ تو خالد بن ولید نے کہا: میرا خیال ہے آپ اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں۔ آپ نے کہا، ہاں۔ پھر آپ کو دودھ دیا

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

علیه و سلم بلبن فشرب فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللهم بارك لنا فیه واطعمنا خیرا منه واذا سقی لبنا فلیقل اللهم بارك لنا فیه وزدنا منه فانه لیس شیء یجزء من الطعام والشراب الا اللبن. (سنن ابی داؤد، رقم ۳۷۳۰)

گیا تو آپ نے پیا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو تم میں سے کھانا کھائے تو یہ دعا کرے: اے اللہ اس کھانے میں ہمیں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا، اور جب دودھ پیے تو یہ دعا کرے: اے اللہ اس میں برکت دے اور اس میں اضافہ کر۔ کیونکہ کھانے اور پینے میں سے کفایت کرنے والی غذا صرف دودھ ہے۔''

اس سلسلے کی ایک روایت مسند احمد، رقم ۱۹۷۸ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ کے گھر میں آمد کے بعد سیدہ میمونہ کا یہ جملہ بھی نقل ہوا ہے: 'فقالت الا نطعمکم من هدیة اهدتها لنا ام حفید، قال فجیء بضبین مشویین فتبرق' (میمونہ نے کہا: کیا میں آپ کو ایسی چیز نہ کھلاؤں جو ہمیں ام حفید نے تحفے میں بھیجی ہے، تو کہتے ہیں کہ پھر دو بھنی ہوئی گوہ لائی گئیں تو آپ نے کراہت سے آخ تھو کیا)۔ المسند، رقم ۴۸۲ میں یہی جملہ یوں ہے: 'فقالت له میمونة الا نقدم الیك یا رسول اللّٰه شیئا اهدته لنا ام عفیق فاتته بضباب مشویة' (تو آپ سے میمونہ نے کہا: اے رسول اللہ، کیا میں آپ کو ایسی چیز پیش نہ کروں، جو ام عفیق نے ہمیں تحفے میں بھیجی ہے۔ تو پھر وہ پکی ہوئی گوہ لائیں)۔ تھوکنے والا جملہ اس روایت میں یوں آیا ہے: 'فلما رأها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم تفَل ثلاث مرات ولم یاکل منها، وامرنا ان ناکل ثم اتی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم باناء فیه لبن فشرب وانا عن یمینه وخالد عن یساره فقال لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم الشربة لك یا غلام وان شئت اثرت بها خالدا فقلت ما کنت لاوثر بسؤر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم احدا' (جب آپ نے گوہ دیکھی تو آپ نے تین دفعہ تھوکا، اسے نہیں کھایا، البتہ ہمیں آپ نے کھانے کا مشورہ دیا، پھر آپ کو ایک برتن پیش کیا گیا، جس میں دودھ تھا، آپ نے اسے پیا۔ ابن عباس کہتے ہیں میں آپ کے دائیں تھا اور خالد آپ کے بائیں تھے۔ آپ نے ابن عباس سے کہا: اے لڑکے پینے کی باری تو تمھاری ہے۔ اگر تم چاہو تو خالد کو باری سے ہٹ کر پینے دو۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے دودھ میں میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر ابن عباس کہتے ہیں میں نے دودھ پی کر خالد کی طرف بڑھا دیا، تو انھوں نے بھی پیا)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اس روایت کے الفاظ ’وامرنا ان ناکل‘ کے بجائے مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۶۷۶ میں ’وقال لخالد بن الولید و کلوا‘ (اور آپ نے خالد سے کہا کہ اور بھئی تم لوگ کھاؤ)۔

مسلم، رقم ۱۹۴۸، مسند احمد، رقم ۳۲۱۹، ۳۰۰۹، ۲۶۸۴، سنن بیہقی، رقم ۱۹۲۰۰ میں یہی واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شادی کے حوالے سے بیان ہوا ہے، جب بعض لوگوں نے یہ کہا کہ آپ نے گوہ کے بارے میں فرمایا تھا: نہ میں اسے کھاؤں گا، نہ حرام کروں گا، نہ کسی کو اس کے کھانے کا کہوں گا اور نہ کسی کو اس کے کھانے سے روکوں گا۔ سیدنا ابن عباس اس بات پر غصہ ہوئے اور کہا یہ غلط ہے آپ تو آئے ہی حلت وحرمت کے لیے تھے۔ پھر انھوں نے اصل واقعہ سنایا۔ اس واقعہ میں کچھ تفصیلات مختلف ہیں۔ مسلم کے الفاظ یہ ہیں:

عن یزید بن الاصم قال: دعانا عروس بالمدینة فقرب الینا ثلاثة عشر ضبابا فاکل و تارك فلقیت بن عباس من الغد فاخبرته فاکثر القوم حوله حتی قال بعضهم قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا اکله ولا انهی عنه ولا احرمه فقال بن عباس بئس ما قلتم ما بعث نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الا محلا ومحرما ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بینما هو عند میمونة وعنده الفضل بن عباس وخالد بن الولید وامراة اخری اذ قرب الیهم خوان علیه لحم فلما اراد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان یاکل قالت له میمونة انه لحم ضب فکف یده وقال هذا لحم لم اکله قط وقال لهم کلوا فاکل منه الفضل وخالد بن الولید والمراة

’’یزید بن اصم کہتے ہیں: مدینہ میں ایک دلہا نے ہمیں کھانے پر بلایا۔ اس نے ہمارے آگے تیرہ گوہ رکھے۔ (لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے)۔ ایک کھانے والے اور دوسرے نہ کھانے والے۔ اگلی صبح میں ابن عباس سے ملا، تو ان کے گرد بہت سے لوگ ہو گئے۔ کچھ لوگوں نے یہ تک کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا: نہ میں اسے کھاؤں گا، نہ اس سے کسی کو روکوں گا اور نہ اسے حرام قرار دوں گا۔ ابن عباس نے یہ سنا تو فرمایا: کیا بری بات ہے جو تم لوگوں نے کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلال وحرام ہی تو بتانے آئے تھے (بھلا وہ ایسی بات کیوں کر کہتے)۔ جب آپ میمونہ کے ہاں تھے تو آپ کے ساتھ فضل بن عباس، اور خالد بن ولید اور ایک عورت بھی تھی۔ جب آپ کے سامنے دستر خوان آیا، تو اس پر دیکھا کہ گوشت بھی تھا آپ نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو میمونہ نے بتایا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ پھر فرمایا کہ یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وقالت ميمونة لا اكل من شيء الا شيء ياكل منه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم.

لیکن موجود لوگوں سے کہا کھاؤ۔ فضل بن عباس، خالد بن ولید اور اس عورت نے کھایا، مگر میمونہ نے یہ کہا کہ میں بس وہ چیز کھاؤں گی، جسے آپ کھائیں گے۔‘‘

مختصر انداز میں یہ روایت اس طرح بھی آئی ہے۔ سیدہ میمونہ والے واقعے ہی کو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بالاختصار یوں بیان کیا ہے:

قال بن عباس رضى اللّٰه عنهما: اهدت ام حفيد خالة بن عباس الى النبى صلى اللّٰه عليه وسلم اقطا وسمنا واضبا فاكل النبى صلى اللّٰه عليه وسلم من الاقط والسمن وترك الضب تقذرا . قال بن عباس فاكل على مائدة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ولو كان حراما ما اكل على مائدة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم.

’’ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ام حفید، ابن عباس کی خالہ، نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر، گھی اور گوہ تحفے میں بھیجیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی کھا لیا اور گوہ کراہت کی بنا پر نہیں کھائی۔ ابن عباس کہتے ہیں: پھر آپ کے دستر خوان پر گوہ کو کھایا گیا (یعنی آپ کے سامنے) اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

یہ الفاظ بخاری، رقم ۲۴۳۶ کے ہیں اس کے علاوہ یہ روایت ان مقامات میں آئی ہے: بخاری، رقم ۵۰۷۴، ۵۰۸۷، ۶۹۲۵، صحیح مسلم، رقم ۱۹۴۷، سنن ابی داؤد، رقم ۳۷۹۳، صحیح ابن حبان، رقم ۵۲۲۱، ۵۲۲۳، مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۳۳۵، السنن الکبریٰ، رقم ۴۸۳۰، ۴۸۳۱، السنن الکبریٰ، رقم ۶۶۲۷، ۶۷۰۰، مسند احمد، رقم ۲۲۹۹، ۲۳۵۴، ۲۵۶۹، ۲۹۶۲، ۳۰۴۱، ۳۱۶۳، سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۱۹۲۰۱، سنن النسائی، رقم ۴۳۱۸، ۴۳۱۹۔

بخاری، رقم ۵۰۷۴ میں آخری جملہ یوں ہے: ’فدعا بهن فأكلن على مائدته، و تركهن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم كالمستقذر لهن، ولو كن حراما، ما أكلن على مائدة النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ولا أمر بأكلهن‘ (آپ نے ان سے پکے کھانے پر ہمیں بلایا، پھر یہ آپ کے دستر خوان پر کھائی گئیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ناپسند کرنے والے کی طرح چھوڑا (نہ کہ حرام قرار دے کر)، کیونکہ اگر حرام ہوتیں، تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتیں اور نہ آپ ہمیں ان کے کھانے کو کہتے۔ سنن الکبریٰ، رقم ۶۶۲۷ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کراہت ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے: ’فقال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم أما

هـذه فـلـيـس تكون بأرضنا فمن أحب منكم أن يأكل علی خواء و لم يأكل منهٔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے وطن (تہامہ) میں نہیں (کھائی جاتی)۔تو جو تم میں سے بھوک کی صورت میں کھانا چاہے وہ اسے کھائے۔خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا۔

مسند احمد، رقم ۸۴۴۴ میں یہ قصہ یوں بیان ہوا ہے:'أتی النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم بسبعة أضب عـلیهـا تمر و سمن فقال کلوا فإنی أعافها'(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سات گوہ پیش کی گئیں، جن پر کھجوریں اور گھی بھی ڈالا گیا تھا۔آپ نے لوگوں سے کہا: کھاؤ، مجھے کراہت محسوس ہوتی ہے (میں نہیں کھاؤں گا)۔

مسند احمد، رقم ۱۹۴ میں سیدہ میمونہ اور سیدہ عائشہ کے گھر گوہ کھانے سے گریز کے ایسے واقعات کے پیش نظر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خیال آپ کے اس عمل کے بارے یوں بیان ہوا ہے:'ان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنه قال ان نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم لم یحرم الضب ولکن قذره'(سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ ناپسند کی حرام نہیں کی)۔

یہ جملہ سنن دارمی، رقم ۲۰۱۷ سے لیا گیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net